160721 ـ منگنی ختم کرنے کے بعد کیا مجھے مہر واپس لینے کا حق ہے ؟

سوال

میں شادی شدہ ہوں، لیکن اس شادی سے قبل میں نے ایک لڑکی سے اس کے باپ کے ذریعہ منگنی کی تھی، اور میں اس لڑکی کے باپ کی رغبت کے پیش نظر لڑکی سے ملتا بھی نہیں تھا، لیکن میری بہن نے تجویز پیش کی کہ رخصتی میں تو دیر ہے اور عقد نکاح سے قبل ہی مہر کی ادائیگی کر دو؛ کیونکہ لڑکی کا باپ ہر بار اپنی بیٹی سے ملاقات کی رغبت نہیں رکھتا، اور میرے ساتھ نہیں جانے دیتا.
باپ کی چاہت و رغبت تھی کہ رخصتی کے قریب ہی نکاح بھی کیا جائیگا، یعنی جب میں مکمل طور پر شادی کے لیے تیار ہو جاؤں تو پھر، اس کے بعد میں نے باپ کی جانب سے صادر شدہ ان قوانین کو ناپسند کرنا شروع کر دیا، کیونکہ شریعت میں اس کی کوئی نص نہیں ملتی کہ عقد نکاح ابھی نہ لکھا جائے.
میرا سوال یہ ہے کہ: کیا میرے لیے مہر واپس لینا جائز ہے یا نہیں ؟ میں نے مہر لڑکی کے والد کو ادا کیا تھا لیکن عقد نکاح ابھی لکھا بھی نہیں گیا تھا، اور میں نے لڑکی دیکھا بھی نہیں، صرف منگنی کے دوران ہلکی سی نظر ماری تھی، اور باپ کی اجازت سے لڑکی کے ساتھ ٹیلی فون پر بات چیت ہوتی رہتی تھی.
برائے مہربانی ہمارے اس مسئلہ میں فتوی جاری کریں اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے ؟
نوٹ: اب میں شادی شدہ ہوں، لیکن میرا خیال ہے کہ یہ رقم میرا حق ہے، تو پھر میں اپنا حق واپس کیوں نہ لوں ؟!

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر شرعی ارکان کے ساتھ نکاح مکمل نہ ہوا ہواور ابتدائی طور پر مشروع منگنی ہی ہو، پھر منگنی کرنے والا شخص عقد نکاح سے قبل ہی منگنی ختم کرنے کا فیصلہ کرے تو اس نے جو مہر ادا کیا ہو وہ سارا واپس لینے کا حق رکھتا ہے، چاہے منگنی آدمی نے خود ختم کی ہو، یا پھر لڑکی کی جانب سے ختم ہوئی ہو، اس میں کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں ہے.

کیونکہ مہر کے متعلق احکام تو نکاح کے ساتھ مربوط ہیں، چاہے عقد نکاح کے بعد دخول و رخصتی ہوئی ہو یا پھر عقد نکاح کے بعد رخصتی نہ ہوئی ہو تو دونوں حالتوں میں علیحدگی ہو جانے کی صورت میں احکام مختلف ہیں، لہذا مہر کا تعلق تو عقد نکاح سے ہے نہ کہ صرف منگنی سے.

ابن عابدین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس نے جو مہر بھیجا بعینہ وہ واپس کیا جائیگا چاہے استعمال سے اس میں تبدیلی بھی ہو چکی ہو، یا پھر اگر ضائع ہو چکا ہو تو اس کی قیمت ادا کی جائیگی؛ کیونکہ معاوضہ تو پورا نہیں ہوا، اس لیے واپس لینا جائز ٹھرا " انتہی

دیکھیں رد المختار (3 / 153).

اور ابن عابدین نے ہی بعض حنفی کتب سے فتوی نقل کرتے ہوئے کہا ہے:

" منگنی کے بعد جو مہر بھیجا وہ موجود ہو یا ضائع ہو چکا ہو تو وہ واپس کیا جائیگا " انتہی

دیکھیں: رد المختار (4 / 574).

ابن حجر حیتمی رحمہ اللہ کا قول بھی اسی معنی میں ہے:

" کسی عورت سے منگنی کی اور پھر عقد نکاح سے قبل بغیر کسی الفاظ کے اس کی جانب مال بھیجا یا اسے دیا، اس سے اس کی معاونت مقصود نہ تھی، پھر عورت یا مرد کی جانب سے منگنی ختم کر کے اعراض کر لیا گیا تو جو عورت کو دیا اور پہنچا تھا وہ واپس ہوگا... کیونکہ اس نے تو وہ مال اسے نکاح کی غرض سے دیا تھا، اور نکاح نہیں ہوا " انتہی

دیکھیں: تحفة المحتاج (7 / 421).

شیخ حسان ابو عرقوب " منگنی ختم کرنے " کے عنوان میں رقمطراز ہیں:

" جب عقد نکاح سے قبل منگیتر نے اپنی قدم کو مہر پیش کر دیا اور پھر کسی جانب سے بھی منگنی ختم کر دی گئی یا کوئی فوت ہوگیا تو مہر مقبوض کا شرعی حکم کیا ہو گا ؟

احناف نے بیان کیا ہے کہ منگنی کرنے والے نے جو چیز مہر کے حساب میں عورت کو دی ہے چاہے وہ بعینہ یا عوض ہو تو واپس دی جائیگی اور اگر ضائع ہو چکی ہو تو اس کا معاوضہ دیا جائیگا.

کسی بھی مذہب میں مجھے اس کی کوئی نص نہیں ملی بلکہ میں نے سب مذاہب نے جو مہر کی تعریف میں کلام کی ہے اس پر غور و فکر کرنے کے بعد یہی سمجھا ہے، اس مسئلہ میں ان کے ہاں حنفیہ کے حکم سے مخالف نہیں ہونا چاہیے.

چنانچہ مالکیہ کے ہاں مہر عقد نکاح کے ارکان میں شامل ہوتا ہے، اور منگیتر لڑکی اور لڑکے کے مابین کوئی عقد نکاح نہیں اس لیے آدھا مہر تو اسے نکاح کی صورت میں ہی حاصل ہوگا، اور پورا نکاح اسے دخول و رخصتی کی

حالت میں ملتا ہے، وگرنہ یہ لوگوں کا باطل طریقہ سے مال کھانے کے مترادف ہوگا.

اس لیے دونوں میں سے کی کا منگنی ختم کرنا اور عقد نکاح نہ ہونے سے منگیتر مہر کی مستحق نہیں ٹھرتی اس لیے اسے وہ مہر اپنے منگیتر کو واپس کرنا چاہیے.

اور ہم دیکھتے ہیں کہ شافعی حضرات نے مہر کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے:

" وہ جو نکاح یا وطئ یا زبردستی و قہر کے ساتھ بضع ضائع ہونے سے واجب ہوتا ہو مثلا رجوع و شہود "

یہ وہ حالات ہیں جن میں مہر واجب ہوتا ہے، اور منگنی ان میں شامل نہیں، اس لیے عورت کے لیے لینا حلال نہیں بلکہ اسے واپس کرنا چاہیے.

حنابلہ کے ہاں مہر یہ ہے کہ:

" نکاح میں مقرر کردہ عوض ہے "

منگیتر لڑکے اور لڑکی کے مابین نکاح نہیں ہوا جو پورا یا آدھا مہر واجب کرتا ہو، اس طرح سب فقہاء کی آراء ایك اہم نقطہ پر مل جاتی ہیں وہ یہ کہ:

" مہر عقد نکاح کی حالت میں ہی واجب ہوتا ہے، اور منگنی کی حالت میں عقد نکاح نہیں پایا جاتا، اس لیے کسی بھی جانب سے منگنی ختم کر دینے کے بعد عورت کا مہر رکھنا جائز نہیں، بغیر کسی مشروع سبب کے مال رکھا گیا ہے، اس لیے وہ واپس کرنا ہو گا " انتہی

درج ذیل لنك دیکھیں:

اور منگنی ختم کرنے کی صورت میں ہدیہ اور تحفہ جات کا حکم معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (101859) اور (149744) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .